خطباتِ امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظرِ اسلام وکیلِ احناف وحیدُ العصر

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

خطبات امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

رحمۃ اللہ تعالی

جلد اول

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب

علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

نام کتاب	:	خطباتِ امینؒ
صاحب خطبات	:	وکیل اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ
مرتب	:	محمد ظفر اقبال
طبع اول	:	اکتوبر ۲۰۰۲ء
تعداد	:	۱۱۰۰
کمپوزنگ	:	مولانا محمد مامون الحق، جمشید روڈ نمبر ۱
ناشر	:	مکتبۃ الحبیب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔
قیمت	:	
طابع	:	ادارۂ طباعت، ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔ فون 6683335 موبائل: 0333-2136180

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الحبیب

نزد جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی-۵

e-mail: khutbat@hotmail.com

امام اعظمؒ کی پیشین گوئی

اس کے بعد:

وآخرین منهم لما یلحقوا بهم (الجمعۃ:۳)

اس میں سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی ہے۔ نبی پاکؐ کی طرف نسبت کر کے ہم اپنے آپ کو ''اہلسنت'' کہتے ہیں۔ صحابہؓ کو مانتے ہیں اپنے آپ کو ''والجماعت'' کہتے ہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت کر کے ہم اپنے آپ کو ''حنفی'' کہتے ہیں۔ اسی ترتیب سے سورۃ جمعہ میں ذکر آرہا ہے۔ تو سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کا اسم گرامی یہاں نہیں ہے۔ جیسے خلفائے راشدینؓ کی پیشین گوئی قرآن میں ہے لیکن نام نہیں ہے تو کیسے پتہ چلا کہ یہاں امام ابوحنیفہؒ مراد ہیں۔ دیکھو اوپر آیا تھا:

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم

تو نام حضرت کا نہیں آیا لیکن ایک لفظ ''امیین'' کا۔ اہل عرب میں جو رسول ہے رسول تو ۳۱۳ ہوئے تاتقریباً۔ تو اہل عرب میں پیدا ہونے والے رسول ایک ہی ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔ اسی طرح یہاں لفظ آیا آخرین کا۔ جب امیین اہل عرب ہیں تو آخرین اہل عجم ہوئے۔ اب اللہ کے نبی پاکؐ کی سنت کو چار اماموں نے مرتب کیا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ''امیین'' میں شامل ہیں آخرین میں نہیں کیونکہ یہ عرب کے ''شیبانی'' قبیلہ سے ہیں۔ امام شافعی علیہ الرحمۃ بھی عرب ''مطلبی'' قبیلہ سے ہیں یہ عجم سے نہیں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی عرب کے قبیلہ سے ہیں یہ آخرین میں سے نہیں ہیں۔ ایک امام ابوحنیفہؒ ہیں جو اہل عرب سے نہیں اہل عجم سے ہیں اور اہل فارس میں سے ہیں تو معلوم ہوا کہ اس آیت کے کامل ترین مصداق سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

نعت رسول مقبول ﷺ اور سلیمان علیہ السلام

دیکھئے ہمارے نبی پاکؐ کا اسم گرامی پہلے کسی نبی کا نام یہ نہیں تھا ''محمد'' ﷺ۔ محمد کا معنی کیا ہے؟ سراپا تعریف۔ بائبل میں سلیمان علیہ السلام کی کتاب ہے ''غزل الغزلات'' اس میں سلیمان علیہ السلام حضور پاک ﷺ کی نعت پڑھ رہے ہیں کہ وہ اللہ کا حبیب ہے وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ حضرتؐ نے مکہ شریف فتح فرمایا تو پورے دس ہزار صحابہؓ ساتھ تھے نہ ایک زائد تھا نہ ایک کم تھا۔ تعریف کرتے آرہے ہیں آگے عبرانی میں ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

''کہ میں جس محبوب کی تعریف کررہا ہوں نعت پڑھ رہا ہوں
ان کا نام نامی اسم گرامی محمدؐ ہے ﷺ''

اب جو عبرانی بائبل ہے اس میں آج بھی ''محمدیم'' کا لفظ موجود ہے لیکن اردو میں انہوں نے ترجمہ کر دیا:

محمد ﷺ کا ترجمہ

''وہ سراپا عشق انگیز ہے'' (غزل الغزلات ۵:۱۶)

ترجمہ تو ظالموں نے بڑا کمال کا کیا کہ سر سے لیکر پاؤں تک حسن ہی حسن ہے جہاں نظر پڑے وہیں عشق کرنے کو جی چاہتا ہے۔ جس ادا پہ نظر پڑے اس سے محبت کرنے کو جان قربان کرنے کو جی چاہتا ہے۔ تو ترجمہ انہوں نے کیا ہے لفظ محمد کا وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اور آپ خوبیوں والے ہیں اس لئے ہمارا اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے کہ خوبیوں اور حسن کا تعلق ہے ہی اللہ کے پاک نبیؐ سے جو کام اللہ کے نبیؐ سے ثابت ہو جائے وہ اچھا ہے۔ جو ان سے نسبت نہیں رکھتا وہ بدعت ہے۔ اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

نعمانؒ کی وجہ تسمیہ

اسی طرح ہمارے امامؒ کا نام کیا ہے نعمانؒ۔ کیانام ہے

(نعمان ...... سامعین) نعمان نعمت سے اسم مبالغہ ہے نعمت ہے۔ یعنی بہت بڑی اللہ کی نعمت۔ تو اللہ کی بہت بڑی نعمت تو اللہ کا دین ہے:

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی

ورضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ:۳)

ترجمہ: ”آج کے دن تمہارے لیے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کر لیا“۔

سب سے بڑی نعمت اللہ کا دین ہے اور امام ابوحنیفہؒ اسکو سب سے پہلے مدوّن کروانے والے لکھوانے والے تھے اس لئے ان کا نام نعمان ہوا کہ خدا کی نعمت کو قیامت تک کے لئے محفوظ کرلیا۔ ایک چیز بھی ضائع نہیں ہونے دی......

دین اسلام کا جو دوسرا نام تھا اس کا دوسرا نام ملتِ حنیف ہے:

واتبع ملة ابراهيم حنيفا (النساء:۱۲۵)

ترجمہ: ”اور وہ ملت ابراہیم کا اتباع کرے“۔

اسلئے آپ کی کنیت ابوحنیفہ ہوئی، ابو کہتے ہیں باپ کو جو پہلے ہوتا ہے اولاد بعد میں آتی ہے، تو چونکہ دین حنیف کی تدوین امام صاحبؒ سے ہوئی اس لئے ان کی کنیت ابوحنیفہؒ قرار دے دی گئی۔ تو نعمانؒ کہتے ہیں سب سے بڑی نعمت کو تو اس لئے آپکا نام نعمانؒ ہے۔ کیونکہ مکمل دین کو آپ نے قیامت تک کے لئے محفوظ کر دیا۔

نعمانؒ کا ایک اور معنی

نعمان کا دوسرا معنی لکھا ہے ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الخیرات الحسان“ میں (۱) کہ نعمان اس خون کو بھی کہتے ہیں جو جسم میں گردش کر رہا ہے اب دیکھئے یہ خون

(۱) اتفقوا علی انه النعمان وفيه سر لطيف اذ اصل النعمان الدم الذی به قوام البدن و من ثمة ذهب بعضهم الى انه الروح. فابو حنيفة رحمه الله به قوام الفقه و منه منشا مدارکه و عويصاته أو نبت احمر طيب الريح الشقيق أو الارجوان بضم الهمزة فابو حنيفة رحمه الله طابت خلاله و بلغ الغاية کماله أو فعلان من النعمة فابو حنيفة نعمة الله علی خلقه وتحذف ال عند التنکير والنداء والاضافة وحذفها لغير ذلک نادر. وقال ابن مالک حذفها والباالهاسيان واعترض علی ان کنية ابو حنيفة مونث حنيف وهو الناسک او المسلم مائل الی الدين الحق. (الخیرات الحسان...... فصل ۳ فی اسمہ)

بالوں تک بھی پہنچ رہا ہے اسی لئے یہ بڑھ رہے ہیں ناخنوں تک بھی پہنچ رہا ہے دل و دماغ تک بھی پہنچ رہا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے کتاب وسنت کا خون جو ہے یہ مستحبات، مباحات تک پہنچا اور ایک ایک بات تک آپ نے سنت پہنچا دی اور سنت کی پوری وضاحت فرما دی اس لئے اپ کا اسم گرامی نعمانؒ ہے۔

ایک اور معنی

تیسرا معنی لکھا ہے کہ ”نعمان“ جو ہے عرب میں ایک گھاس ہوتی ہے سرخ رنگ کی جس کی خوشبو کئی میلوں تک پہنچتی ہے تو امام صاحبؒ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے نبی پاکؐ کی سنتوں کی خوشبو مشرق سے لیکر مغرب تک پہنچی ہے۔ اسلئے آپ کا اسم گرامی نعمانؒ ہے۔

تو یاد رکھیں جس طرح ہمارے نبی ﷺ سارے نبیوں کے نبیؑ ہیں، ہمارے امامؒ سارے اماموں کے امام ہیں۔

شافعیوں اور حنفیوں کی بحث

ایک دفعہ کچھ شافعی اور کچھ حنفی بحث کرنے لگے کہ بھئی امام شافعیؒ کی شان زیادہ ہے یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی، ایک محدث بیٹھے تھے وہ آ بیٹھے فرمایا بھئی میں بھی اس بحث میں شامل ہوتا ہوں، کچھ باتیں میں آپ سے پوچھتا ہوں یہ بتایئے کہ خود آپکے اماموں نے رائے دی ہے ایک دوسرے کے بارے میں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعیؒ کے بارے میں کوئی رائے دی ہو یا امام شافعیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں رائے دی ہو تو دونوں فریقوں نے کہا کہ امام ابوحنیفہؒ نے نہ امام شافعیؒ کو دیکھا نہ امام شافعیؒ کی کتاب دیکھی کیونکہ ۱۵۰ہجری میں ان کا وصال ہوا۔ یہ پیدا ہوئے اس نے کہا اچھا تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہؒ کی کتابیں دیکھیں۔ کہا جی دیکھیں۔ انہوں نے کتابیں پڑھ کے کیا فرمایا کیونکہ امام کی رائے امام کی ہوگی نا۔ کہا انہوں نے کہا تھا:

قطب الاقطاب

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده ولا نبوة بعده ولا رسول بعده و لا رسالة بعده امابعد!

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم.
بسم الله الرحمن الرحیم.

الاان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون.

صدق الله مولانا العظیم وبلغنا رسوله النبی الکریم و نحن علی ذلک لمن الشاهدین والشاکرین والحمد لله رب العالمین رب اشرح لی صدری ویسر لی امری وحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی. رب زدنی علما و ارزقنی فهما. سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم. اللهم صلی علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم وصل علیه.

تمہید

محترم طلباء کرام! مدرسہ کی طرف سے اکابر حضرات کے حالات کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا' جس میں مجھے بھی حکم ہوا کہ میں آپ کے سامنے کچھ تذکرہ کروں۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ساری مخلوقات میں سے انسان بنایا جو اشرف المخلوقات ہے۔ پھر انسانوں میں سے مسلمان بنایا۔ سچا دین فقط اسلام ہے۔ ان الدین عند الله الاسلام۔ پھر مسلمانوں میں سے اہل سنت والجماعت بننے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس طرح سارے دینوں میں سچا دین صرف اسلام ہے اسی طرح مسلمان کہلانے والے لوگوں میں سے نجات پانے والی جماعت فقط اہل سنت والجماعت ہے۔

اہلسنت والجماعت کی نسبت

اہلسنت میں نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف ہے۔ جو دین کے لانے والے ہیں۔ والجماعت میں نسبت صحابہؓ کی طرف ہے جو دین کے پھیلانے والے ہیں۔ حنفی میں نسبت امام اعظم ابوحنیفہؒ کی طرف ہے جو دین کے لکھوانے والے ہیں۔ آنحضرت ﷺ آفتاب ہدایات' صحابہؓ نجوم ہدایت' امام صاحبؒ چراغ ہدایت ہیں۔ چراغ کا کام کیا ہوتا ہے؟ روشنی نہیں تھی' آپ نے چراغ جلایا اور کتاب اس کے سامنے کی تو چراغ کی روشنی سے کتاب کی سطریں اگر دس ہیں تو دس ہی رہیں گی' نہ پندرہ ہوں گی نہ پانچ۔ تو جس طرح چراغ نہ کوئی نقطہ بڑھاتا ہے اور نہ گھٹاتا ہے اسی طرح مجتہد نہ تو کوئی مسئلہ دین میں بڑھاتا ہے نہ گھٹاتا ہے۔ بلکہ جو چیزیں اجتہاد کے چراغ کے بغیر نظر نہیں آتی تھیں وہ انہیں دکھاتا ہے۔

خیر القرون میں ہونے والے تین کام

تو تین کام یعنی تکمیل دین' تمکین دین اور تدوین دین' یہ تو خیر القرون میں مکمل ہوگئے۔ اور اللہ نے جو وعدہ فرمایا تھا: ﴿هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله﴾ کہ یہ دین تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ تو

ایک غلبہ ہوتا ہے دلیل اور برہان سے۔ وہ تو قرآن پاک میں حضرت ﷺ کے زمانے سے ہی ہے۔ ایک ہے دین کا غلبہ سیف و سنان سے۔ یعنی جہاد سے کہ اسلام نافذ بھی ہوا' تو خلافت راشدہ کے دور میں اہل کتاب اور مجوس کا دین ختم ہوا۔ اور اسلام کو ان پر غلبہ حاصل ہوا۔ اس کے بعد جتنے مشرقی مذاہب تھے۔ بدھ مت' ہندو مت' جین مت' وغیرہ' ان پر دین کو غلبہ صرف حنفیوں کے ذریعے نصیب ہوا۔ یاد رکھنا اس لئے دین کے غلبہ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ پہلے صحابہؓ کے ہاتھوں' پھر احناف کے ہاتھوں۔

حنفیوں کے کارنامے

نسائی شریف میں باقاعدہ" باب غزوۃ الھند " موجود ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

عصابتان من امتی احرزھما اللہ من النار عصابۃ یغزو الھند و عصابۃ تکون مع عیسیٰ بن مریم. (سنن نسائی ..... ج۲، ص۶۳)

"جو عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے اور جو ہندوستان کو فتح کریں گے وہ بخشے ہوئے ہوں گے"

اور ہندوستان کے فاتح یقیناً حنفی تھے۔ دین کو غلبہ جہاد سے ہوتا ہے اور جہاد بادشاہ کرتے ہیں (ان کے ماتحت ہوتا ہے) تاریخ اسلام اٹھا کر دیکھیں حکومت ہمیشہ حنفیوں کے ہاتھ رہی ہے۔ شامی نے لکھا ہے کہ پہلے عباسی دور تھا۔ ۱۷۰ھ میں قاضی ابو یوسفؒ کو قاضی القضاۃ بنایا گیا۔ قاضی القضاۃ کو آجکل وزیر قانون کہتے ہیں اس وقت سے لیکر پوری عباسی حکومت میں سارے قاضی اور مفتی حنفی رہے۔ پھر دو سو سال سلجوقی حکومت رہی' وہ بھی سارے حنفی تھے۔ پھر دو سو سال خوارزمی رہے' وہ سارے حنفی تھے۔ پھر اس کے بعد عثمانی خلافت ساڑھے تین سو سال رہی۔ وہ سارے حنفی تھے۔ اسلامی فتوحات میں صحابہ کرامؓ نے علاقے فتح کئے۔ اسکے بعد جتنے بھی علاقے فتح کئے وہ سب حنفیوں نے کئے۔ کوئی منکر حدیث' یا منکر فقہ یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ

(اس نے) چار انگل زمین بھی کافروں سے چھین کر اسلامی حکومت میں شامل کی ہو۔ جب تک حنفیوں کی حکومت رہی اس وقت تک فتنے دبے رہے۔ ایسا کوئی جھوٹا نبی جسکو ماننے والے آگے پھیلے ہوں' نہیں ملے گا۔ بعض لوگوں کا دماغ خراب ہوتا رہا' نبوت کا دعویٰ کردیتے' اسحاق تھا' مسیلمہ کذاب تھا' مقنع تھا۔ لیکن یہ نہ چل سکے۔ کیونکہ حکومت حنفیوں کی ہوتی تھی۔ اسلامی حکومت تھی۔ ایک آدمی کو پکڑ کر لائے کہ یہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں۔ امیر المؤمنین کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے وزیر کی طرف دیکھا کہ یہ نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ وزیر نے پوچھا صبح کا کھانا کھایا' یا ناشتہ کیا ہے تو جو نبی بنا پھرتا ہے' کھانا بھی کھایا ہے یا بھوکا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر فدنم بودے خشک و تری کدم من دعویٰ پیغمبری۔ اگر روٹی ملتی تو نبی بننے کی کیا ضرورت تھی۔ روٹی کیلئے تو نبی بنا ہوں کہ روٹی مل جائے گی۔ مرتد کو تین دن کی اجازت ہوتی ہے سمجھنے اور سمجھانے کی۔ کہا اسکو لے جاؤ' کھانا کھلاؤ اور سمجھاؤ۔ جب چوتھا دن آیا تو مذاق سے پوچھا ابھی کوئی وحی آئی ہے؟ تو اس مرتد نے کہا وحی تو صبح شام آتی رہی فقرہ ایک ہی تھا یاایھا النّبی باورچی خانہ میں رہیو۔ پوچھا توبہ کرتا ہے یا نہیں؟ وہ تو اسلامی حکومت تھی یہ تو نہیں ہوسکتا تھا کہ اسکی نبوت مرزا قادیانی کی طرح پھیلتی رہتی' حکم ہوا کہ آگ جلاؤ۔ لوگ بیٹھے تماشہ دیکھ رہے تھے' ایک بچہ حافظ قرآن کھڑا تھا۔ جب وہ مرتد چیخنے لگا تو حافظ قرآن بچے نے اسکو کہا فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل کہ رسول بے صبر نہیں ہوتا اگر رسول ہے تو صبر کر۔ اسی طرح اسکے بعد بھی بارہ سو سال تک حنفیوں کی اسلامی حکومت رہی۔ اب اللہ کے نبی کی حدیث تھی الآیات بعد الالف والمائتین کہ بارہ سو سال کے بعد فتنے کھڑے ہوجائیں گے (مشکوٰۃ)

علمائے دیوبند

اب ضرورت تھی کہ بارہ سو سال کے بعد جو فتنے کھڑے ہونے ہیں انکی سرکوبی کی جائے۔ اس مقصد کے لئے اللہ نے علمائے دیوبند کو چنا۔ چنانچہ دارالعلوم

تمہید

ہمارے ملک میں تین فرقے ایسے ہیں جو کتاب وسنت پر عمل کا دعویٰ رکھتے ہیں اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی' دوسرے بریلوی' تیسرے غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں۔

عوام کو دیا جانے والا دھوکہ

اس بارے میں پہلے یہ بات سمجھنی چاہیے کہ عوام ایک دھوکے میں مبتلا کردیئے جاتے ہیں۔ سنت کی نسبت بھی اللہ کے نبی پاکؐ کی طرف ہوتی ہے اور حدیث کی نسبت بھی اللہ کے نبی پاکؐ کی طرف ہوتی ہے۔ اس لئے پہلے سنت اور حدیث کا فرق سمجھنا ضروری ہے۔

حدیث وسنت میں فرق

غیر مقلدین کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ لوگوں کو یہی باور کرایا جائے اور یقین دلایا جائے کہ سنت اور حدیث ایک ہی چیز ہے' لیکن ان کی یہ بات کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ خود حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''میری طرف سے لوگ اختلافی روایات بیان کیا کریں گے ان میں سے جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو وہ میری طرف سے ہوگی۔ جو کتاب اللہ کے خلاف ہو وہ میری طرف سے نہیں ہوگی۔ اور جو حدیث سنت کے موافق ہو وہ میری طرف سے ہوگی جو سنت کے خلاف ہو وہ میری طرف سے نہیں ہوگی(۱)''۔

(الکفایہ فی علوم الروایہ للخطیب ___ ص ۴۳۰)

تو اس سے معلوم ہوا کہ بعض احادیث کتاب اللہ کے موافق ہوتی ہیں' بعض کتاب اللہ

(۱) حدیث کے الفاظ خطبہ میں موجود ہیں۔ (محمد ظفر عفی عنہ)

کے مخالف ہوتی ہیں ہیں' بعض حدیثیں سنت کے موافق ہوتی ہیں بعض سنت کے مخالف ہوتی ہیں۔

ایک مثال

حدیث وسنت کے فرق کو ایک مثال سے سمجھیں:

نماز کس طرف منہ کرکے پڑھنی چاہئے؟ کچھ احادیث ہیں کہ حضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے پڑھنی چاہیے' کچھ احادیث میں ہے کہ حضرت ﷺ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اب قرآن پاک میں جب حکم آیا:

فول وجھک شطر المسجدالحرام (البقرۃ:۱۴۴)

تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ آیت آچکی تھی اور حضرت پاک ﷺ کو اس آیت کا معنی نہیں آتا تھا اور آپ بیت المقدس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے اور اس آیت کے آنے کے بعد اسی حدیث پر عمل جاری رہا جو کتاب اللہ شریف کے مطابق ہے۔

اسی طرح احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صحابہؓ نمازوں میں باتیں کرلیا کرتے تھے اور حضرت ﷺ انہیں روکتے نہیں تھے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ صحابہؓ نے باتیں کیں اور حضرت ﷺ نے انہیں روکا' کہ نماز میں کلام جائز نہیں ہے۔ ادھر قرآن پاک میں ہے کہ: قوموا للہ قانتین۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جیسا کہ بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث میں ہے کہ ہم کلام کرلیا کرتے' جب آیت قوموا للہ قانتین نازل ہوئی فامرنا بالسکوت تو ہمیں پھر خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آیت نازل ہونے کے بعد بھی صحابہ کرامؓ کو یا رسول پاک ﷺ کو آیت کا معنی نہیں آتا تھا اس لئے آپ باتیں کرلیا کرتے تھے بلکہ وہ الگ زمانہ کی بات ہے اور یہ الگ زمانے کی بات ہے۔

آپ ہمیں کوئی حدیث سنا دیں کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ جو فقہ کا انکار کرے اس کو اہلحدیث کہا کرو۔ تو پھر ہم صبح آپ کو "شیطان" کہہ لیا کریں گے اور شام کو "اہلحدیث" کہہ لیا کریں گے۔ تاکہ دونوں حدیثوں پر عمل ساتھ ساتھ جاری رہے کیونکہ ہم کسی حدیث کا انکار نہیں کرتے۔

پھر میں نے پوچھا: آپ کو کس نے کہا کہ تم اہلحدیث بنا؟

کہنے لگا: آپ کو کس نے کہا تھا کہ تم اہلسنت والجماعت بنا؟

میں نے کہا: مجھے تو میرے نبی پاکؐ نے فرمایا تھا:

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین.

(ترمذی۔۔۔ج ۲ ص ۹۲' ابن ماجہ۔۔۔ص ۵)

(ابوداؤد۔۔۔ج ۲ ص ۲۷۹' مستدرک حاکم۔۔۔ج ا ص ۹۶)

علیکم بسنتی کی میں اہل سنت آگیا اور خلفائے راشدینؓ میں والجماعت آگیا۔ آپ کو کس نے کہا تھا کہ:

علیکم بحدیثی؟

کہنے لگا: حدیث اور سنت ایک ہی چیز کا نام ہے۔

میں نے کہا: یہ بات بھی غلط ہے آپ کی۔ حدیث کے خلاف ہیں ساری باتیں۔ پھر میں نے یہی سنایا کہ حضرت نے فرمایا کہ اختلافی حدیثوں میں بعض حدیثیں قرآن کے خلاف ہوں گی بعض سنت کے خلاف ہوں گی۔

تو اس سے پتہ چل گیا کہ اہلحدیث اور اہلسنت میں فرق کیا ہے۔

اہل سنت اور اہلحدیث میں فرق

اہل سنت وہ لوگ ہوں گے جو اختلافی حدیثوں میں ان حدیثوں پر عمل کریں گے جو (قرآن کے) موافق ہوں اور اہلحدیث وہ ہوں گے جو حدیثوں کی کتابوں کا مطالعہ کر کر کے ایسی حدیثیں تلاش کریں گے جو قرآن پاک کے خلاف ہوں کہ یااللہ کوئی حدیث قرآن کے خلاف مل جائے تاکہ ہم بھی عمل کرلیں۔ اسی

طرح اہلسنت والجماعت وہ لوگ ہیں جو اختلافی احادیث میں سے اُن احادیث پر عمل کرتے ہیں جو سنت کے موافق ہوں جبکہ اہلحدیث وہ ہوں گے جو ایسی حدیثوں کو تلاش کریں گے جو سنت کو مٹانے والی ہوں۔ سنت کے خلاف ہوں۔

سنت عملاً متواتر ہے

جس طرح قرآن پاک تلاوت میں تواتر سے ثابت ہے اسی طرح سنت عملی تواتر سے ثابت ہے۔ وہ ہر جگہ پھیل جاتی ہے۔ جیسے وضو میں کلی کرنا ہے اگرچہ حدیث میں بھی آیا ہے لیکن اس نے مقام سنت کا حاصل کرلیا۔ آپ دنیا کے جس ملک میں جائیں وہاں مسلمان وضو کررہے ہونگے تو کلی بھی کررہے ہوں گے۔ تو جہاں جہاں سورج کی روشنی پھیلی وہاں وہاں سنت بھی پھیل چکی۔ لیکن اسی طرح احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ حضرت وضو کے بعد بیوی سے بوس و کنار فرماتے لیکن یہ عمل پھیلا نہیں۔ آپ وضو کریں اور اس میں کلی جان بوجھ کر نہ کریں تو یقیناً آپ کا دل آپ کو جھنجوڑ دے گا کہ آج وضو مکمل نہیں ہوا ایک سنت ضائع ہوگئی ہے اور وضو کا ثواب کم ہوگیا ہے۔ لیکن (آپ نے) کتنے وضو کئے اور بیوی سے بوس و کنار نہیں کیا تو آپ کے دل میں کبھی یہ وسوسہ نہیں آیا' شبہ پیدا نہیں ہوا کہ آج وضو کا ثواب کم ملا کیونکہ حدیث میں تو وہ بات بھی ہے اور یہ بات بھی ہے۔ لیکن وہ سنت بن چکی ہے اور یہ درجہ حدیث میں ہی ہے۔ سنت کے درجہ میں نہیں ہے۔ تو اسلئے اہلحدیث اور اہل سنت کی پہچان ایسے کی جاتی ہے کہ وضو دونوں نے کیا اب وضو کے بعد اہل سنت تو جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرے گا کہ رکعت مجھے مل جائے رکوع نہ رہ جائے۔ اور اہل حدیث وضو کرکے بیوی کو تلاش کرنے بھاگے گا کہ میں بوسہ لے لوں تاکہ اس حدیث پر عمل رہ نہ جائے تو ہم اہل سنت ان احادیث پر عمل کرتے ہیں جو کتاب اللہ کے موافق ہوں سنت کے موافق ہوں۔

سنت سندوں کی محتاج نہیں

اس سے ایک بہت اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ چونکہ سنت کا ثبوت اتنا واضح